

Publication Information

الاسوة ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad

E-ISSN 2708-2566 P-ISSN 2708-8786

Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022

<https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index>

HEC Category "Y"



Title

برصغیر کی علاقائی زبانوں میں مطالعات قرآنی: گوجری ترجمہ و تفسیر "فیض المنان" کا اختصاصی مطالعہ

Translation:

Quranic Studies in Indigenous Languages of the Subcontinent:

A Special Study of Gojri Translation and Exegesis "Faiz al-Mannān"

Author

Dr. Muhammad Tayyab Khan

Lecturer, Department of Quran and Tafsir

Faculty of Arabic and Islamic Studies

Allama Iqbal Open University Islamabad.

muhammad.tayyab1@aiou.edu.pk

Dr. Hafiz Muahammad Arshad Iqbal,

Assistant Professor, Department of Quran and Tafsir

Faculty of Arabic and Islamic Studies

Allama Iqbal Open University Islamabad

How to Cite:

Dr Muhammad Tayyab Khan, and Dr. Hafiz Muahammad Arshad Iqbal. 2022. "برصغیر کی علاقائی زبانوں میں مطالعات قرآنی: گوجری ترجمہ و تفسیر "فیض المنان" کا اختصاصی مطالعہ". Quranic Studies in Indigenous Languages of the Subcontinent: A Special Study of Gojri Translation and Exegesis "Faiz Al-Mannān". AL-USWAH Research Journal 2 (2). <https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/19>.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.



برصغیر کی علاقائی زبانوں میں مطالعات قرآنی:

گوجری ترجمہ و تفسیر ”فیض المنان“ کا اختصاصی مطالعہ

Quranic Studies in Indigenous Languages of the Subcontinent: A Special Study of Gojri Translation and Exegesis “Faiz al-Mannān”

Dr. Muhammad Tayyab Khan

Lecturer, Department of Quran and Tafsir
Faculty of Arabic and Islamic Studies
Allama Iqbal Open University Islamabad.
muhammad.tayyab1@aiou.edu.pk

Dr. Hafiz Muahammad Arshad Iqbal,

Assistant Professor, Department of Quran and Tafsir
Faculty of Arabic and Islamic Studies
Allama Iqbal Open University Islamabad

Abstract

Being abundant in languages, the cultures, Religions and traits of the subcontinent have been presented in different indigenous languages. This phenomenon did not only benefit the culture and religion rather it gave a long life to these local languages themselves. Everlasting word of Allah gave these local languages of the Subcontinent an everlasting place. Gojri is one of the Indo-Aryan languages spoken by a large number of people known as Gurjars or Gujjars of Northern Pakistan and India. A Gojri Translation by Molana Abid Hussain Rahmani and Tafsir titled: “Faiz al-Mannan” compiled by Molana Faiz ul Wahid (d.2021) is a very first and complete published work on the Holy Qur’ān in Gojri language. It is compiled by the Molana Faiz during his prison in Indian administrated city of Jammu, Along with a preface the Tafsir comprises one volume. The study is a detail analysis of the methodology and Styles of said Tafsir. Some linguistic aspects have also been highlighted during the study.

Keywords: Translation, Exegises, Holy Quran, Indigenous Language, Analysis

تعارف

کثیر الثقافتی اور کثیر اللسانی پہلوؤں کے حامل برصغیر میں علمائے بین الاقوامی زبانوں¹ اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کے علاوہ مقامی لوگوں کی تفہیم کے لیے علاقائی زبانوں میں بھی دینی اسلامی ادب کو فروغ دیا ہے۔ اس سلسلے میں برصغیر کی اسلامی تاریخ کے ادوار میں علماء نے قرآن مجید کے پیغام کو عام کرنے کے لیے قرآن مجید کے ترجمہ، تفسیر اور دیگر تحقیقات کے ذریعے اپنا علمی کردار ادا کیا۔ برصغیر میں مسلم تاریخ کا زیادہ تر عرصہ بیرونی فاتحین اور حکمرانوں کے زیر اثر رہا جس کی بنا پر ان ادوار کا زیادہ تر دینی ادب عربی اور فارسی میں تحریر کیا گیا لیکن انیسویں صدی کے آخر کے بعد اردو اور انگریزی زبان کے ساتھ ساتھ برصغیر میں مقامی زبانوں میں دینی ادب بلکہ خاص طور پر قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا

رجحان سامنے آیا جس کا مقصد مقامی لوگوں میں دین کی تفہیم تھا۔ بقول طارق رحمن: اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر میں مسلم سیاسی زوال کا ایک منظر نامہ یہ بھی سامنے آیا کہ یہاں کے علماء مذہبی ادب کو عام آدمی کی زبان میں پیش کرنے لگے۔ جس سے ان کا مقصد عام آدمی کے ذہن میں مذہبی احساس کو اجاگر کرنا تھا²۔

ایک تحقیق کے مطابق انڈیا کی آئینی طور پر منظور شدہ بائیس (۲۲) علاقائی زبانوں میں سے سترہ (۱۷) زبانوں میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا ہے³۔ یہ صرف وہ اعداد و شمار ہیں جو صرف تراجم قرآن کے ہیں جہاں تک تفسیر قرآن اور جزوی تراجم کا تعلق ہے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے چاروں صوبوں کے علاوہ، شمالی علاقہ جات، گلگت بلتستان اور کشمیر میں بھی متعدد علاقائی زبانیں رائج ہیں۔ جن میں سے متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر تحریر کیے گئے ہیں۔

برصغیر کی علاقائی زبانوں میں گوجری زبان کو ایک تاریخی حیثیت کی حامل زبان سمجھا جاتا ہے⁴۔ ماہرین لسانیات کے ہاں گوجری زبان کو ہند آریائی خاندان کی شاخ شمار کیا جاتا ہے اور اسے راجستھانی (راجستھان میں بولی جانے والی زبان) کا ایک لہجہ سمجھا جاتا ہے⁵۔ بلکہ دیگر ہمسایہ زبانوں کی طرح گوجری میں بھی دردی⁶ کی ایک زیریں لہر کا فرمانظر آتی ہے۔ محققین کے مطابق گوجری زبان چودھویں صدی کے اوائل میں امیر خسرو کے زمانے میں مستقل حیثیت اختیار کر چکی تھی۔ اسی بناء پر انہوں نے اردو اور ہندی کو اس کی پوتی زبان قرار دیا۔ گوجری زبان، خیبر سے لے کر ایک جانب گجرات، راجستھان، اور دوسری جانب شمال میں اس کا رواج چلن کماؤں اور گڑھوال بلکہ نیپال میں بھی اس کے بولنے والے موجود ہیں۔ گوجری کی کل آٹھ صورتیں ہیں: یوسف زئی گوجری، ہزارہ گوجری، مرکزی گوجری، کشمیری گوجری، گجرات گوجری، گرداپوری گوجری، کاند گاہ گوجری اور ہوشیار پور کی گوجری⁷۔ آزاد و مقبوضہ جموں و کشمیر اور پاکستان میں گوجری بولنے والوں کی تعداد دس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ گوجری زبان و ادب میں قلم و قسط کے سلسلے کی طویل تاریخ ہے لیکن یہ سلسلہ سترہویں صدی کے بعد رک گیا جس کی بناء پر یہ زبان ایک بولی کی حیثیت اختیار کر گئی۔ اکثر گوجر قبائل میدانوں سے ہجرت کر کے ہمالیہ کی وادیوں میں پناہ گزیں ہو گئے۔ جس کی بنا پر گوجروں کا رشتہ قلم و قسط سے ٹوٹ گیا۔ گوجری تحریری ادب کا دوبارہ سلسلہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ جب مختلف مذاہب کے گوجر اپنی زبانوں میں ادب تخلیق کرنے اور لکھنے لگے۔ اس طرح گوجری میں اردو اور فارسی کے ساتھ ساتھ ہندی اور گورکھی رسم الخط کا چلن شروع ہو گیا۔ گوجری کے اکثر حروف تہجی وہی ہیں جو اردو کے ہیں البتہ چند آوازیں مختلف ہیں۔ ان میں ”ن (ہندی)“، ”ل (ہندی)“ اور ”ڑ“ کی آوازیں کافی مشکل ہیں⁸۔

گوجری زبان میں بہت سے تراجم و تفاسیر لکھی گئی ہیں ان میں تفسیر فیض المنان کو ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ بقول ڈاکٹر رفیق انجم: بھادویں قرآن پاک کو گوجری ترجمہ کی کئی کوشش صدیاں تیں ہوتی آئی ہیں تے قدیم گوجری ادب مانھ دی

ترجمہ کا حوالہ لکھیں تے آئندہ وی یوہ سلسلو جاری رہے گوپراس ویلے تک شائع ہون آلا چار پنج گوجری ترجمہ مانھہ یاہ سب توں بہتر تے جامعہ کوشش ہے⁽⁹⁾۔

اس تفسیر میں ترجمہ قرآن ضلع پونچھ کی تحصیل حویلی کے علاقے کھیترا سے تعلق رکھنے والے مولوی عابد حسین بن غلام الدین (پیدائش ۱۹۶۰ء یا ۱۹۶۱ء) کا ہے۔ مولوی عابد حسین نے دارالعلوم دیوبند سے علم دین کی تحصیل کے علاوہ آگرہ یونیورسٹی سے ایم اے اردو اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم ٹی ایچ (Master of Theology) کیا۔ وہ جامع مسجد تھانہ منڈی میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے بعد میں محکمہ تعلیم جموں و کشمیر کے تحت عربی کے استاد مقرر ہوئے۔ ان دنوں وہ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری تھانہ منڈی عربی استاد کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں⁽¹⁰⁾۔

جبکہ تفسیر فیض المنان کے مؤلف مفتی فیض الوحید جموں کے نامور اسکالر تھے۔ انہوں نے درس نظامی دارالعلوم دیوبند سے مکمل کی۔ اس کے بعد انہوں نے افتاء میں تخصص بھی کیا۔ تحصیل علم کے بعد انہوں نے آبائی علاقے میں ایک مدرسہ اور دعوتی مرکز المعارف بٹھنڈی جموں کی بنیاد رکھی۔ قرآن مجید ان کی دعوت کا مرکز تھا۔ ان کے نزدیک دعوت و تبلیغ میں قرآنیات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کیوں کہ یہ خود قرآن کی رہنمائی ہے: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعَيْدِ﴾¹¹ (پس قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت فرمائیے جو میرے وعدہ عذاب سے ڈرتا ہے)¹²۔ اسی تصور کے نتیجے میں انہوں نے گوجری زبان میں مکمل تفسیر قرآن بنام ”فیض المنان“ تحریر کی جو ان کا ایک علمی اور دینی کام ہے⁽¹³⁾۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کے بقول جموں میں مولانا فیض الوحید قاسمی کا درس قرآن بہت مقبول تھا¹⁴۔

اس کے علاوہ انہوں نے اردو میں بھی کچھ دیگر کتب بھی تالیف کی ہیں۔ جن میں ”سراجا منیر“ (سیرت پر)، ”مریض و میت اور وراثت کے احکام قرآن و سنت کی روشنی میں“ اور ”پاک کے مسائل“ شامل ہیں¹⁵۔ مفتی فیض الوحید کا وصال ۱۹ شوال ۱۴۴۴ھ بمطابق یکم جون ۲۰۲۱ء کو ہوا¹⁶۔

ترجمہ قرآن: تعارف و پس منظر

بنیادی طور پر گوجری زبان میں یہ ترجمہ قرآن مفسر کے استاذ مولانا عابد حسین رحمانی قاسمی کا تحریر کردہ ہے لیکن اس ترجمے پر نظر ثانی بھی نہ ہو سکی اور نہ ہی یہ ترجمہ زیور طبع سے آراستہ ہو سکا۔ چنانچہ بقول مفسر جب لوگوں نے گوجری زبان میں ترجمہ قرآن پر اصرار کیا تو نئے سرے سے کوشش کے بجائے انہوں نے مناسب سمجھا کہ اپنے استاد کے ترجمہ کے مسودے کو حاصل کر کے اس پر نظر ثانی اور ضروری تبدیلی کر کے اسی کو زیور طبع سے آراستہ کیا جائے چنانچہ پہلے تو اس مسودہ کے حصول میں مشکل ہوئی پھر یہ ترجمہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجمہ قرآن کے طرز پر تحت اللفظ ترجمہ تھا۔ جو بہر حال عام قاری کی فہم سے بالاتر تھا۔ چنانچہ مولانا فیض الوحید نے بذریعہ خط اپنے استاد سے انہی کے تحت اللفظ قرآنی ترجمہ کو

سلیس گوجری میں ترجمہ کرنے کی اجازت چاہی جس پر استاذ محترم نے نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ ایسا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اس طرح استاد کے حکم کے بموجب موصوف نے سلیس انداز سے ترجمہ تحریر کیا۔ اس طرح اس ترجمہ کی بنیاد تو مولانا عبد حسین رحمانی کی ہے لیکن نظر ثانی، تسہیل اور سلیس زبان میں اسے مولانا فیض الوحید نے پیش کیا⁽¹⁷⁾۔

تفسیر فیض المنان میں ترجمہ قرآن کا اسلوب و خصوصیات

تفسیر المنان میں ترجمہ قرآن کا اسلوب اس کی چند ایک خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید کا یہ گوجری ترجمہ کسی دوسرے ترجمہ کا ترجمہ نہیں بلکہ یہ بلا واسطہ قرآن مجید کا گوجری ترجمہ ہے۔ ہاں ترجمہ قرآن میں اردو کے تمام متداول تراجم کے علاوہ بطور خاص شاہ ولی اللہ (م ۱۷۲۷ء) کا فارسی ترجمہ اس ترجمہ کی بنیاد ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ترجمہ پر تمام مکاتب ہائے فکر کا اتفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مترجم نے کئی مقامات پر شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کو من و عن حاشیہ پر لکھ دیا ہے۔ اس کے علاوہ بوقت ضرورت انگریزی و کشمیری تراجم سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ و تفسیر میں جہاں علماء کے ہاں کئی روایات موجود ہوں تو وہاں متفق علیہ و مشہور روایت کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔
۳۔ جہاں روایات تفسیر کے مطابق لازماً دو یا زائد ترجمے بنتے ہوں، وہاں ایک ترجمہ تو متن میں تحریر کر دیا گیا ہے جبکہ دوسرا ترجمہ کے بیان کے لیے آ کی علامت بنا کر حاشیہ کا سہارا لیا گیا ہے⁽¹⁸⁾۔

یہ وہ خصوصیات ہیں جو مفسر نے تحریر کی ہیں جب کہ اس کے مطالعے سے جو خصوصیات معلوم ہوتی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۵۔ ترجمہ قرآن واضح اور سہل گوجری زبان میں کیا گیا ہے۔
۶۔ ترجمہ بین السطور کیا گیا ہے تاہم ترجمے کا نظم قرآنی کے متوازی نہ ہونے کی وجہ سے عام قاری کے لیے اس ترجمے سے کما حقہ استفادہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔

۷۔ ترجمہ قرآن کو خوبصورت اور انتہائی دیدہ زیب طباعت سے آراستہ کیا گیا ہے۔
۸۔ ترجمہ میں اردو رموز اوقاف کا اہتمام کیا گیا ہے جس سے عبارت کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جیسے: (اے نبی ﷺ) تم فرمادیو: کیوں! تم ہمارے نال اللہ غبارہ ماں تہتھ کریں!⁽¹⁹⁾

تفسیر فیض المنان سے گوجری ترجمے کی چند مثالیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فِی النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾⁽²⁰⁾ گوجری ترجمہ: تے ویہہ لوک جہڑا کہ بد نصیب ویں غاویہہ دوزخ ماں ویں غاجت انھاں غی چینک پکار پئی رہ غی⁽²¹⁾۔

اردو ترجمہ: تو وہ لوگ جو بد نصیب ہیں، وہ دوزخ میں ہوں گے جہاں ان کی چیخ و پکار پڑی رہے گی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ﴾ قُلْ أَتُحِبُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿22﴾

گوجری ترجمہ: ہم نے اللہ غورنگ اختیار کر لیا ہے تے اللہ تیں سرس کس غورنگ ہے اور ہم اُسے غی عبادت کرن آلا ہاں۔ (اے نبی ﷺ) تم فرمادیو: کیوں! تم ہمارے نال اللہ غابارہ ماں ٹہتھ کریں! حالانکہ وہ تے تھارو رب ہے تے تھارو رب ہے تے تھارو واسطے مھار عمل ہیں تے تھارو واسطے تھار عمل ہیں اور ہم تے خالص اسے ہی غاباں) ﴿23﴾۔

اردو ترجمہ: ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا ہے اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا رنگ ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (اے نبی ﷺ) تو فرمادے کیوں تم اللہ کے بارے میں مجھ سے لڑتے ہو؟ حالانکہ وہ تو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں اور ہم تو خالص خالص اسی ہی کے ہیں۔

﴿وَالْعَصْرُ﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿١﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَّاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٢٤﴾

گوجری ترجمہ: قسم ہے زمانہ غی؛ یقیناً انسان ضرور نقصان ماں ہے؛ انھاں لوکاں تیں سوا جنھاں نے ایمان قبول کیوتے نیک کم کیا تے انھاں نے آپس ماں سچا دین غی وصیت کی تے ویہہ صبر غی تلقین کرتا رہیا۔

اردو ترجمہ: قسم ہے زمانہ کی یقیناً انسان ضرور نقصان میں ہے۔ ان لوگوں کے سوا جنہوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل کیا اور انہوں نے آپس میں سچے دین کی نصیحت کی اور وہ صبر کی تلقین کرتے رہے۔

مقدمہ تفسیر فیض المنان اور ترجمہ قرآن سے متعلق مباحث

مفسر نے تفسیر کے آغاز میں اردو زبان میں بڑے سائز کے ۵ صفحات پر مشتمل ایک مفید مقدمہ تحریر کیا ہے۔

اس مقدمہ میں مفسر نے مندرجہ ذیل امور کو ذکر کیا ہے:

۱۔ ترجمہ اور اس کی کٹھنائیاں (مشکلات)۔ ۲۔ علاقائی زبانوں میں تراجم۔ ۳۔ گوجری زبان میں ترجمہ۔ ۴۔ اس ترجمہ و تفسیر کے متعلق کچھ حقائق کچھ واقعات۔ ۵۔ جن امور کی ترجمہ میں رعایت رکھی گئی ہے۔ ۶۔ گوجری میں تفسیر۔ ۷۔ تفسیری حواشی۔ ۸۔ گوجری زبان اور اس کا رسم الخط۔ ان عناوین کے محتویات میں سے کچھ کا خلاصہ تو تعارف ترجمہ و تفسیر اور اسلوب و خصوصیات ترجمہ و تفسیر کے ضمن میں آگیا تاہم باقی کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ ترجمہ اور اس کی کٹھنائیاں (مشکلات)

ترجمہ قرآن کی مشکلات کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ نزول قرآن کی بنیادی غرض کو سمجھا جائے۔ علمائے

اسلام کے اجماع کے مطابق قرآن مجید کے نزول کی دو اغراض ہیں:

ایک تو یہ کہ قرآن مجید رب کے پیغام پہنچانے میں نبی کریم ﷺ کی صداقت پر دال ایک نشانی ہے اور اسی بنا پر قرآن مجید بشریت کے لیے کلام معجز ہے۔ نزول قرآن کی یہ غرض قرآن مجید کے کسی بھی زبان میں اور کتنی بھی پختگی سے کیے گئے ترجمے سے حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ قرآن مجید کا اعجاز اگرچہ کئی معانی جیسے ماضی اور مستقبل سے متعلق اخبار غیب وغیرہ کی وجہ سے ہے لیکن اس کا حقیقی اعجاز ہر ایک آیت کی ان بلاغی خصوصیات کی وجہ سے ہے جو متعین تقاضوں کے تحت آئی ہیں۔ اور اس اعجاز قرآنی کا دوسری زبانوں میں منتقل ہونا مطلقاً ناممکن ہے۔ اور اس سے قرآن مجید کے بلاغی خواص مفقود ہو جائیں گے²⁵۔ بقول علامہ اسد عربی زبان اپنی بلاغت میں جن امور کی بناء پر دیگر زبانوں میں خاص ہے ان میں ایک پہلو عربی زبان میں اچھوتی طرز کا ایجاز اور اختصار ہے اور یہ ایجاز قرآن مجید کے بلاغی اعجاز میں انتہاء پر ہے۔ ڈاکٹر اسماعیل راجی فاروقی (۱۹۲۱ء-۱۹۸۶ء) نے لکھا ہے کہ چونکہ عربی الفاظ اور محاورات کے بہت سے معانی کا ماخذ وحی ہے اور ان کو عربی ہیئت سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ تو جب ان معانی کو ترجمے کے ذریعے دوسرے الفاظ میں منتقل کیا جائے تو اس سے اسلام، مسلمان اور انسانی روح ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔۔۔ اس سے بھی یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اگر کچھ عربی الفاظ جیسے صلوٰۃ، زکوٰۃ وغیرہ جن کے معانی کا ماخذ وحی ہے تو ان کا ترجمہ نہیں ہو سکتا تو قرآن مجید ایسی کتاب جس کے نظم و معنی دونوں کی اصل وحی ہے اس کا ترجمہ کیسے ہو سکتا ہے؟²⁶

نزول قرآن کی دوسری غرض یہ ہے کہ قرآن مجید لوگوں کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کے لیے ہدایت ہے اور ایک فرد اور معاشرے کے لیے مکمل نظام زندگی ہے۔ جہاں تک نزول قرآن کی اس دوسری غرض کے لیے ترجمہ کی مدد ضروری ہے تاکہ ایک عجمی شخص قرآن مجید میں مذکور عقائد، احکام اور اخلاقی تعلیمات کو براہ راست اپنی زبان میں سمجھ سکے۔ اس اعتبار سے ترجمہ قرآن مجید کی اہمیت و ضرورت مسلم ہے²⁷۔

ترجمے اور خاص کر قرآن مجید کے معانی کی کسی دوسری زبان میں ترجمے کی اسی حساسیت کے پیش نظر مولانا فیض الوحید نے کسی عام انسانی کلام کی مراد کو سمجھنے اور اس کے ترجمہ کی مشکلات کا ذکر کیا اور پھر عربی زبان، جو کہ تعبیرات، محاورات کے اعتبار سے وسیع ہونے کے علاوہ قدیم ترین زبان اور ام اللسنہ یعنی تمام زبانوں کی اصل ہے، میں نازل ہونے والی وحی الہی کا ایک ایسی زبان میں ترجمہ کرنا، جو ابھی بچپن کے مراحل طے کر رہی ہو، دوہری مشکل کا حامل ہے۔ بقول مولانا: جب کسی عام کلام کا ترجمہ کرنا، کسی عام انسانی کلام کی مراد سمجھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، تو اللہ تعالیٰ جو خالق ہے جس کا کلام دنیا کی قدیم ترین، ام اللسنہ، کثیر المحاور اور وسیع التعبیرات عربی زبان سے کرنا ہو جس کا انتخاب نبوت وحی کے حقائق و معارف اور اسرار بیان کرنے کے لیے ہو، جس کو آخری پیغام ربانی و کتاب الہی کے لیے چنا گیا ہو، جس کو رحمت عالم ﷺ کے جوامع الکلم بیان کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہو، اور عربی سے ترجمہ بھی جب ایک

ایسی زبان۔۔۔ جس کو ابھی چلنا بھی نہ آتا ہو، جس کے خزانہ ادب میں کچھ منظوم کلام کے سوانح کی کوئی اپنی مستقل کتاب نہ ہو، جس کے اصول و قواعد گرامر کا کوئی ڈھانچہ ابھی نوک قلم پر آیا ہی نہ ہو تو پھر تو بس ”کریلا اور نیم چٹھا“ والی بات ہے۔⁽²⁸⁾

۲۔ علاقائی زبانوں میں تراجم

سلمان فارسیؑ سے منسوب فارسی زبان میں تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے ترجمے کا ذکر روایات میں ملتا ہے²⁹ جس کو بطور استشہاد پیش کر کے مولانا نے قرآن مجید کے علاقائی زبان میں تراجم کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا۔ اور پھر برصغیر میں اس سلسلہ میں ہر اول دستہ کے طور پر شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کی علاقائی اور رائج زبانوں میں ان کی قرآنی خدمات کا ذکر کیا۔ اور پھر کشمیری زبان میں مولانا محمد یوسف شاہؒ کے ترجمہ کا ذکر کیا۔

۳۔ گوجری زبان میں تراجم و تفاسیر قرآن کی کوششیں

مفتی صاحب موصوف نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں گوجری زبان میں تراجم قرآن و تفسیر میں کچھ علماء کی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ ان علماء میں ایک مولانا عبد الحلیم ہزارویؒ جن کا گوجری زبان میں ترجمہ مرور زمانہ کے ساتھ حادثات کی نظر ہو گیا اور دوسرا گوجری زبان کے مایہ ناز شاعر مولانا محمد اسماعیل ذبیح راجورویؒ کہ جنہوں نے گوجری میں ترجمہ قرآن کا آغاز کیا لیکن ان کی زندگی نے وفانہ کی اور وہ ترجمہ مکمل نہ کر سکے⁽³⁰⁾۔ اس وقت تک برصغیر پاک و ہند میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کی مکمل یا جزوی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جو کوششیں ہوئی ہیں ان کی ایک مختصر فہرست درج ذیل ہے:

- ۱۔ ترجمہ از مولانا عابد حسین رحمانی و تفسیر بنام ”فیض المنان“ از مفتی فیض الوحید، بٹھنڈی، جموں و کشمیر (۲۰۰۱ء)⁽³¹⁾۔
- ۲۔ ”التوضیح والبیان لآیات القرآن“ از حافظ محمد امین المدنی، جموں و کشمیر (۱۹۹۹ء)⁽³²⁾۔
- ۳۔ فتح الرحمن از مولانا عبد الرحیم، گواڑیاں پٹنہ، مظفر آباد۔ (۱۹۷۰ء)⁽³³⁾۔
- ۴۔ گوجری ترجمہ از مولوی فقیر محمد (م ۲۰۰۸ء)، جبرٹنڈالی، چکار، مظفر آباد (۲۰۰۴ء)⁽³⁴⁾۔
- ۵۔ انعام الرحمن از بشر احمد قمر، عجیرہ، آزاد کشمیر (۲۰۱۵ء)⁽³⁵⁾۔
- ۶۔ روح القرآن، گوجری ترجمہ و تفسیر از مفتی نذیر احمد قادری (۲۰۲۱ء): یہ ترجمہ و تفسیر دراصل کنز الایمان اور اس پر مختصر تفسیر خزائن العرفان کا گوجری ترجمہ ہے³⁶۔
- ۷۔ قرآن پاک کو گوجری ترجمہ از پروفیسر ڈاکٹر رفیق انجم⁽³⁷⁾۔
- ۹۔ گوجری ترجمہ قرآن از مولانا اسماعیل ذبیح راجوروی⁽³⁸⁾۔

۱۰۔ جمال الایمان از میاں شاہ جہاں

۱۱۔ ترجمہ قرآن از مولانا مفتی محمد یوسف سیفی

۱۲۔ سوھنو قصو از ڈاکٹر نور محمد بھدر وائی (تفسیر سورۃ یوسف بزبان گوجری)³⁹

گوجری زبان کے ان مطبوعہ و غیر مطبوعہ، جزوی اور مکمل تراجم و تفاسیر میں بلاشبہ ہر لحاظ سے نمایاں ترجمہ و تفسیر فیض المنان ہی ہے۔ اس لیے اس تفسیر کا ایک جامع اور تجزیاتی مطالعہ اس مقالے میں پیش کیا گیا ہے۔

۳۔ گوجری زبان اور اس کا رسم الخط

اس عنوان کے تحت انہوں نے گوجری زبان کی اہمیت اور اپنی تفسیر میں گوجری زبان کی لسانی حیثیت اور اس تفسیر میں اس کے رسم الخط کی توضیح کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گوجری کی انفرادیت یہ ہے کہ اس زبان کے کثیر العلاقی، کثیر الافرازی ہونے کے باوجود اختلاف کم واقع ہوا ہے۔ گوجری بولنے والوں کے علاقوں کے بعید ہونے کے باوجود بہت کم الفاظ غیر مانوس ہیں۔ اس تفسیر میں گوجری زبان اور اس کے رسم الخط میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

الف۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہر علاقے میں سمجھے جانے والا لفظ لکھا جائے اور جہاں یہ ممکن نہیں ہوا وہاں اکثریت کی زبان کو ترجیح دی گئی ہے اور ایسے الفاظ کے معانی کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

ب۔ گوجری کے رسم الخط کو دیکھا جائے تو وہ عام طور پر اردو حروف تہجی میں بخوبی لکھی جا رہی ہے۔ تاہم اس کا رسم الخط من کل الوجوہ ابھی تک کوئی حتمی شکل نہیں اختیار کر سکا ہے۔ تفسیر میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ وہ الفاظ جو اردو اور گوجری میں یکساں مستعمل ہیں مگر گوجری میں ان کا تلفظ بالکل بدلہ ہوا ہے ان کو گوجری تلفظ و صوت کے مطابق ہی لکھا گیا ہے۔ اور جہاں التباس کا خطرہ محسوس ہوا وہاں۔۔۔ سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ مثلاً گھڑی کو کھڑی اور گھڑی بمعنی کونسی کو کھڑی لکھا گیا ہے۔

ج۔ گوجری زبان میں حرف اضافت⁽⁴⁰⁾ ”کا۔ کے۔ کی“ کو اکثریت کی بناء پر غ سے لکھا گیا ہے۔ تاہم ”غ“ پر علامت۔ لگا دی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ غ کی معکوس آواز ہے۔ یہی مسئلہ علامت مستقبل کا ہے جیسے آنگا، جاگکا، کھانگا وغیرہ۔

د۔ اسی طرح ل اور ن کی آواز جہاں معکوس ہو گئی ہے وہاں ان پر علامت ”“ لگائی گئی ہے۔ جیسے: مال، گال، نال، آنوں، جانوں، کھانوں۔

ھ۔ جس اسم کے آخر میں واحد کی صورت میں ”ہ“ یا ”و“ کے ساتھ اور جمع اس کی الف کے ساتھ آتی ہو تو اس کی واحد میں دونوں طریقوں ”ہ“ یا ”و“ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ جمع الف کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ جیسے: فرشتو یا فرشتہ واحد کی صورت میں اور فرشتا جمع کی صورت میں۔

و۔ دیگر الفاظ میں نہیں ہے کو نہیہ نہ، کہتے ہیں کو کہیہ نہ، رہتے ہیں کو رہیہ نہ تحریر کیا گیا ہے⁽⁴¹⁾۔

تعارف تفسیر ”فیض المنان“

تفسیر کا نام ”فیض المنان“ ہے۔ تفسیر گوجری زبان میں تحریر کی گئی ہے۔ مفسر مفتی فیض الوحید (م ۲۰۲۱ء) نے اپنی اس تفسیر کا ایک مفید مقدمہ⁽⁴²⁾ بھی تحریر کیا ہے۔ یہ مقدمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ تفسیر کا آغاز ۱۹۹۷ء میں جب کہ اس کا اختتام ۴ اگست ۲۰۰۱ء مطابق ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ میں ہوا۔ یہ تفسیر ادارہ مرکز المعارف بٹھنڈی جموں، جموں و کشمیر سے شائع ہوئی ہے۔ مقدمہ کو منہا کر کے یہ تفسیر ۹۷۲ صفحات پر مشتمل ہے اگرچہ آخری صفحہ نمبر ۹۷۳ لکھا گیا ہے جو کہ عنوان کے صفحہ کو شامل کر کے لگایا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مفسر موصوف نے یہ تفسیر قید و بند کی صعوبتوں میں رہ کر لکھی۔ پس زنداں کو وہ جامعہ یوسفیہ سے تعبیر کرتے ہیں⁽⁴³⁾۔ تفسیر کے دوران بھی انہوں نے اپنی قید کے مختلف مقامات کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔

سبب تالیف تفسیر

گوجری زبان میں تفسیر لکھنے کا سبب یہ تھا کہ جب انہوں نے مولوی عابد حسین کے ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کر کے نوک پلک سنواری تو انہیں محسوس ہوا کہ جب تک اس کی تفسیر بھی نہ لکھی جائے تو کما حقہ قرآن مجید کی تفہیم کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ مقدمہ تفسیر میں مفتی فیض الوحید لکھتے ہیں: ”گوجری میں ترجمہ کی تو کئی کوششیں ماضی میں بھی ہوئی ہیں تاہم تفسیر کی کسی کوشش کا سراغ راقم کو نہیں لگا؛ راقم جب ترجمہ معانی القرآن سے فارغ ہوا تو ذہن اس طرف گیا کہ یہ پہلا ترجمہ ہے جب تک اس کی تفسیر نہ تو تو کما حقہ تفہیم کا مقصد حاصل نہ ہوگا“⁽⁴⁴⁾۔

تفسیر ”فیض المنان“ میں منہج مفسر

مقدمہ تفسیر میں تفسیر کا مختصر منہج بیان کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ اس تفسیر میں سلف صالحین کی تفاسیر کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ تفسیر کے مختلف مقامات پر تفاسیر کے حوالوں سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۲۔ تفسیر میں جستہ جستہ مقامات کی تفسیر یا اہم مقام کی تشریح یا مخصوص الفاظ کی وضاحت کے بجائے یہ انداز اپنایا گیا ہے کہ

ایک مضمون کی چند آیات مبارکہ یا ایک آیت کریمہ کے اختتام پر حاشیہ کی علامت (O) لگا کر وہاں تک کے تمام مضامین کا خلاصہ قرآن مجید کے دعوتی پہلو کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔

۳۔ ہر سورت کے پہلے حاشیہ کے تحت اس سورت کے تمام مضامین کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ بیان قصص میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تاہم اگر کئی مقامات پر تفصیل بھی اس ضمن میں درآئی ہے تو دوسری جگہ اسی نوع کے قصہ کی تفسیر کے بجائے پہلے حوالہ پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔

۵۔ ذکر روایات و احادیث میں جہاں ترجمہ مکمل طور پر نقل کیا گیا وہاں ان روایات کا حوالہ بھی نقل کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں کسی روایت کا محض خلاصہ نقل کیا گیا ہو وہاں ملخصاً، عن فلان، کذا فی البخاری وغیرہ الفاظ سے روایت بالمعنی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے⁽⁴⁵⁾۔

تفسیر فیض المنان میں مفسر کی جانب سے اپنا منہج مختصر بیان کیا گیا ہے۔ جہاں تک مفسر کے تفصیلی منہج کا تعلق ہے یا یہ دیکھنا ہے کہ کیا مفسر نے اپنے بیان کردہ منہج کی کس حد تک پیروی کی ہے؟ اور ایک قاری کی نظر میں مفسر علام کا طریقہ کار کیا ہے؟ تو اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تفسیر بالماثور

آیات کی تفسیر آیات سے ہو یا حدیث و آثار سے مفسر نے اس ضمن میں یہ طریقہ کار اپنایا ہے کہ جس آیت سے تفسیر کی گئی ہے اس کی سورت اور آیت نمبر ذکر کیا ہے تاہم کئی مقامات پر آیات کی عبارت بلا حوالہ اور کہیں عبارت کے ساتھ حوالہ سورت و آیت بھی لکھ دیا ہے۔ جبکہ انہوں نے زیادہ تر حدیث و آثار کے محض ترجمے اور بیان مآخذ پر اکتفاء کیا ہے۔ اس باب کی مثالیں مزید توضیح کی غرض سے مندرجہ ذیل بیان کی جاتی ہیں:

سورۃ الفاتحہ آیت ۱ کی تفسیر میں مفتی فیض الوحید فرماتے ہیں: ”یاہ اسے سداً اسو لا رستا غی ہو و وضاحت ہے جے ہم اس رستہ غی درخاس کراں جس ورتیر اویہہ نیک بند اچلیا ہیں جن ورتیر و فضل ہو و وہے ہے تے یہ چار قسم یا چار درجہ غا ہیں جس غو ذکر آیت: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے پس یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ کیا ہی اچھے دوست ہیں۔“⁽⁴⁶⁾ ماں ہے⁽⁴⁷⁾۔ (یہ اس سیدھے راستے کی مزید وضاحت ہے کہ ہم اس راستے کی درخواست کرتے ہیں جس پر تیرے وہ نیک بندے چلے جن پر تیرا فضل ہوا ہے اور یہ چار قسم یا چار درجہ کے لوگ ہیں جس کا ذکر سورۃ النساء آیت ۶۹ میں ہوا ہے۔)

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَوْثَرِ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَمْحُ ۚ إِنَّ شَأْنَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾⁽⁴⁸⁾ مفتی فیض الوحید نے اس سورت کی تفسیر ان الفاظ میں کی: ہم نے ”کوثر“ عطا کی ”کوثر“ عربی ماں ہر قسم غنی خیر برکت ناں کیو جے حضرت ابن عباسؓ سے سعید بن جبیرؓ فرمائیں جے ”کوثر“ تیں مراد دنیا تے آخرت غن ساریں خیر ہیں۔ جے دنیا ماں تھارودین چمکے غو، تھاری امت ساری امتاں تیں افضل و ہے غنی تے تعداد ماں وی سب تیں زیادہ و ہے غنی اور آخرت ماں تمنناں ہی مقام ”محمود“ عطا و ہے غو، تم ہی شافع روز جزا ویں غا، انھاں انعاماں ماں جنت غنی واہ نہروہی ہے جس غوناں ہی ”کوثر“ ہے اسے تیں اک حوض محشر ماں و ہے آپ ﷺ فرمائیں: ”کوثر“ جنت ماں اک نہر ہے جس غا کھنڈا سوناں غا ہیں۔ واہ موتیا تے یا قوت و برقتی و ہے غنی اس غنی مٹی کستوری تیں زیادہ خوشبودار ہے اس غوپانی ماکھیوں تیں زیادہ مٹھوتے برف تیں زیادہ چٹو و ہے غو (ترمذی) حدیث مبارک کے الفاظ یہ ہیں: عن عبد الله بن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الكوثر نهر في الجنة، حافتاه من ذهب، ومجره على الدر والياقوت، تربته أطيب من المسك، وماؤه أحلى من العسل، وأبيض من الثلج»⁽⁴⁹⁾۔⁽⁵⁰⁾

آیات احکام کی تفسیر

آیات احکام کی تفسیر میں مفسر موصوف نے تفصیل سے کام لیا ہے جس میں حکم مسئلہ کے بیان کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہاء ائمہ اور محدثین کا اختلاف بھی بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں کئی مقامات پر کبھی انہوں نے مختلف فیہ مسائل کے فریقین کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں اور کبھی بلا ذکر دلائل بیان موقف پر اکتفاء کیا ہے۔ آیات احکام کی تفسیر میں مفسر کا منہج ملاحظہ کیجیے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾⁽⁵¹⁾ (جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے پھر اگر وہ اپنی بات سے مڑ جائیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بہت مہربان ہے اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے)۔

ایلاء کی مدت کے ختم ہونے پر زوجہ کو طلاق خود بخود ہو جائے گی یا نہیں اس بارے میں تحریر کرتے ہیں: ”اس بارہ ماں امت ذری اختلاف ہے کہ چار مہیناں ہوتاں ہی عورت ور آپے ہی طلاق پے جے غنی یا اس ناں مرد طلاق دین ور مجبور و ہے غو! آیت ماں یہ گل صاف صاف نہیہ بیان ہوئی اور صحابہ کرام بچوں حضرت عثمان، حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ تے کچھ ہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعینؓ غو تے یو فتو و ہے جے چار مہیناں ہوتاں ہی بیوی ور آپے طلاق پے جے غنی فقہاء احناف غو اسے ور فتو و ہے تے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو

درداء تے کچھ ہور صحابہ کرام فرمانویں جے آپے طلاق نہینہ پیسیں بلکہ فریوہ مسئلو اسلامی عدالت ماں جے غوجت خاوندناں مجبور کیو جے غوکہ یاتے طلاق دے یار جوع کر! کچھ فقہاء کرام تے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے یو ہی قول اختیار فرمایو ہے، اہل حدیث علماء غوفتو وی اسے ور ہے⁵²۔ (اس بارے میں امت میں تھوڑا سا اختلاف ہے کہ چار ماہ ہوتے ہی عورت کو خود بخود طلاق ہو جائے گی یا مرد کو اسے طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ آیت میں یہ بات صاف صاف نہیں بیان ہوئی۔ اور صحابہ کرام میں حضرت عثمان، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور کچھ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کا تو فتویٰ یہ ہے کہ چار ماہ ہوتے ہی بیوی کو خود بخود طلاق ہو جائے گی فقہاء احناف کا بھی اسی پر فتویٰ ہے۔ اور حضرت حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو درداء اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ خود بخود طلاق نہیں ہوگی بلکہ یہ مسئلہ عدالت میں جائے گا جہاں خاوند کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو طلاق دے یار جوع کرے۔ بہت سے فقہاء کرام، امام مالکؒ، اور امام شافعیؒ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔ اہل حدیث علماء کا فتویٰ بھی اسی پر ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَلَمَّا تَخَذُوا مَاءً فَتَنِّيَنَّهُمْ وَاصْبِعِيْكُمْ اَصْبِعًا طَيِّبًا ۚ فَاَمْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ﴾⁽⁵³⁾

گوجری ترجمہ: فرتمناں پانی نہ لہے تاں تم پاک مٹی نال تیم کر لیو یعنی اس نال اپناں منہ تے ہتھیں غو مسحو کر لیو!

اردو ترجمہ: پھر اگر تم پانی نہ پاؤ تو تم پاک مٹی سے تیم کر لو یعنی اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو!

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں مفتی فیض الوحید نے تیمم کے طریقہ کار میں ائمہ کے اختلاف مع دلائل کو مندرجہ

ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا:

تیمم کرن غوپور و طریقو قرآن پاک ماں تے صاف صاف نہینہ بیان ہو یوتے رسول پاک ﷺ غی حدیثاں ور جسویلے امت نے غور کرنی شروع کی تے امت ماں تھوڑو جنو اختلاف پیدا ہو گیو، حنفی، شافعی، مالکی تے کچھ دو جا علماء فرمانویں جے ۲ واری پاک مٹی ور ہتھ مارے پہلی واری مار غے پور و منہ غو مسحو کر لئے تے دوجی واری مار غے دواں ہتھیں واریں توڑی مسحو کر لئے پہلاں سجا غو فر کھا غو آپ ﷺ غو فرمان ہے: "التیمم: ضربۃ للوجه، وضربۃ للذراعین الی المرفقین" (54)۔ یعنی تیمم واسطے دو واری زمین ور ہتھ مارناں ہیں اک واری منہ واسطے اک واری دواں ہتھیں واسطے کہنیاں توڑی (دارقطنی) اس مضمون نال رلتیں ملتیں روایت مسند بزار، بخاری، مستدرک حاکم تے ابو داؤد (55) ماں وی ہیں تے امام احمد بن حنبلؒ اور اہل حدیث علماء تے کچھ دو جاں بزرگاں غی تحقیق یاہ ہے جے تیمم واسطے اک واری پاک مٹی ور ہتھ مارناں ہیں فر پہلاں منہ ور مسحو کرنوں ہے فردواں ہتھیں ور گلو آتوڑی ان غی دلیل مسند احمد (56) غی واہ روایت ہے جسماں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ تیں تیمم غو طریقہ روایت کرتاں فرمایو تھو تیمم واسطے اک واری مٹی ور ہتھ مارناں ہیں منہ غا مسحا واسطے وی تے گلو آتوڑی ہتھیں واسطے وی۔ واللہ اعلم (57)۔

علوم القرآن کا اطلاق

AL-USWAH Research Journal (Vol.2, Issue 2, 2022: July-December)

ہے یہ کافر صاحبزادہ نہ ہوں غوطعنوں دیں تے ہنوں ماریں، دنیا تے آخرت میں ساریں خیر اور حوض کوثر جی نعمت تے تمنان عطا ہوئی ہیں۔ ان مشرکاں ناں اپناں انجام غوثے پتو ہی سپہنہ اصل ماں تے انھاں ہی غود نیاتیں ناں نشان اُکل بے غو⁽⁵⁹⁾۔

قرآن مجید کے وہ مقامات جو مشکلات القرآن کے زمرے میں آتے ہیں مفسر نے ان کی نشاندہی اور ان کی شرح و توضیح کا بھی خاص اہتمام کیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾⁽⁶⁰⁾ اس آیت میں ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ: ”یہ آیت قرآن پاک غی اوکھی آیتاں ماں یعنی ”مشکلات القرآن“ ماں شمار وے۔ (یہ آیت قرآن مجید کی مشکل آیت یعنی مشکلات القرآن میں شمار ہوتی ہے)۔ پھر اس آیت میں مذکور لفظ ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ کے ظاہری مفہوم کی بنا پر پائی جانے والی مشکل اور اس کے حل کی گوجری زبان میں توضیح کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ لفظ ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ کے ضمن میں صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ سے دو معانی بیان ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو لیکن وہ روزہ رکھنا نہ چاہتے ہوں بلکہ اس کے بدلے فدیہ دینا چاہتے ہوں تو ایک روزے کو ترک کرنے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اس اعتبار سے یہ آیت بعد والی آیت یعنی شہر رمضان سے منسوخ ہے جس میں ہر ایک کو روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا۔ اس معنی کے مطابق ان حضرات صحابہؓ اور تابعین کے مطابق یہ اجازت ابتدا میں لوگوں کی روزہ رکھنے کی عادت نہ ہونے کی بنا پر دی گئی تھی پھر جب دوسرے سال لوگوں کا مزاج روزہ رکھنے والا بن گیا تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ہاں یہ حکم ضعیف کے لیے باقی رہا جب کہ دوسری تفسیر حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دیگر صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے کہ ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ کا معنی ہے کہ وہ لوگ جو بہت مشکل سے روزہ رکھ سکیں جیسے عربی اور قرآنی لغت کے ماہر امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ ”طاقة“ اس شئی کا نام ہے جسے انسان مشقت کے ساتھ بجالا سکتا ہو“ تو اس اعتبار سے آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ وہ بوڑھا یا بوڑھی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے کے بدلے میں فدیہ دے اس اعتبار سے اس آیت کو منسوخ قرار دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی“⁽⁶¹⁾۔

ربط آیات کے بیان کا اہتمام

تفسیر فیض المنان میں ربط آیات کے بیان کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ چونکہ اس تفسیر میں ایک مضمون کی آیات کی تفسیر ایک مقام پر اکٹھی کی گئی ہے اس لیے ایک مضمون کی آیات کا دوسرے مضمون کی آیات کے درمیان ربط کو بھی جا بجا بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے: سورۃ البقرۃ کی آیت: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتِ اللّٰهِ الَّتِيْ اَنْعَمَتْ عَلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ فَضَّلْتُمْ كُفْرًا عَلٰی اٰیٰتِ اللّٰهِ﴾⁽⁶²⁾ (اے بنی اسرائیل! یاد کرو اس نعمت کو جو میں نے تم پر کی اور بے شک میں نے تمہیں جہانوں پر فضیلت عطا کی)۔ کا قبل آیات کے ساتھ ربط کے بیان کو ملاحظہ ہو: جے تم اک واری فرذری غور نال پڑھیں تاں تمنان

صاف ہی لگے غوجے یاہ پروردگار غی اک زبردست مٹھی، پیاری تے دل ماں کھب جان آلی تقریر ہے۔ جس غو حرف حرف تے لفظ لفظ اور آیت آیت اک دو جانال اس را جڑیا واپس جس را جھ سہنی ڈور ماں مچ پیارا موتی پرویا واپس پہلاں مختصر طور و اللہ غی نعمتیں ناں یاد کرن غی دعوت دتی، تے آخرت غو احساس دواو، انھاں غافلہ خیالاں غی تردید کی، فر تفصیل نال ان ور کی جان آلیں نعمت یاد کروا ئیں جے تم نافرمانی و نافرمانی کرتا رہیا و، ہم نے نعمتیں ماں کدے کی نہینہ کی تے ہن چھیکڑاں اک واری فراس سارا مضمون در ارشاد فرمایا بلکہ اس غو خلاصہ کر غی وی سناد تو ہے⁽⁶³⁾۔ (اگر تم ایک مرتبہ پھر غور سے پڑھیں تو آپ کو واضح طور پر اندازہ ہو گا کہ یہ رب کی ایک زبردست، مٹھی، پیاری اور دل کے لیے مؤثر تقریر ہے جس کا حرف حرف، لفظ لفظ اور آیت آیت ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط ہے جس طرح بہت خوبصورت لڑی میں انتہائی خوبصورت موتی پروئے ہوئے ہوں۔ پہلے اختصار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے کی دعوت دی، آخرت کا احساس دلایا، ان کے غلط خیالات کی تردید کی پھر تفصیل سے انہیں ان پر کی جانے والی نعمتیں یاد دلایں کہ تم نافرمانی پر نافرمانی کرتے رہے لیکن ہم نے پھر بھی تم پر کی جانے والی نعمتوں میں کمی نہیں کی۔ اب آخر میں ایک مرتبہ پھر اس سارے مضمون کے بارے میں ارشاد فرمایا بلکہ اس کا خلاصہ کر کے بھی سنادیا ہے۔)

علوم عربیہ

علوم عربیہ میں مفتی فیض الوحید نے زیادہ تر رجحان قرآنی الفاظ کے گوجری معانی کو بیان کرنا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مفسرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، عربی لغت کے ماہرین علماء کی عربی عبارات ماخذ کے بیان کے ساتھ نقل کی ہیں۔ ایک ایک لفظ کے کئی معانی اور کئی اعتبارات سے مرادی معنی کی تعیین اور اپنی ترجیح کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اور صرفی و نحوی تحقیق یا فصاحت و بلاغت کا اہتمام ان کے ہاں بہت کم ملتا ہے۔ کچھ مقامات میں انہوں نے اپنی ماں بولی گوجری کی امتیازی خصوصیت بھی ذکر کی ہے۔ علوم عربیہ سے متعلق چند ایک مثالیں ”فیض المنان“ سے مندرجہ ذیل بیان کی جاتی ہیں:

﴿اٰهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾⁽⁶⁴⁾ کے مفہوم کو بحوالہ ابن جریر اور کشاف بیان کیا:

ماں یو سارو مفہوم ہے جس را کہ حضرت علیؓ، حضرت ابیؓ تے حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا ہے: ”وَفَقْنَا الشَّيْبَاتِ عَلَيْهِ“⁽⁶⁵⁾۔ ﴿اٰهْدِنَا﴾ کا یہ سارا مفہوم ہے جس طرح حضرت علیؓ، حضرت ابیؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا ہے: ہمیں اس پر ثابت قدمی کی توفیق دے۔

﴿وَتَرَعْبُونَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ...﴾⁽⁶⁶⁾ (اور انھاں نال نکاح کرن غی ہنک رکھیں)۔ غور ترجموں صحابہ کرام توں دو طرح بیان ہو و ہے: نکاح غی رغبت رکھنی، تے ”نکاح تیں نفرت کرنی“، نچوڑ دواں غو اکو ہے اصل ماں ﴿تَرَعْبُونَ﴾ توں بعد لفظ ”فی“ یا ”عن“ ہونوں ضروری ہے جد کہ ات لفظاں ماں تے اک وی نہینہ بس جس نے فی پوشیدہ منیوں اس نے

رغبت ترجموں کیونکہ جس نے عن مینوں اس نے نفرت! یہ لفظ اسے راہو گیو جسر گوجری ماں لفظ ”کئی“ غادو مخالف مطلب نکل سکیں مثلاً ”میری کئی آ“ تے ”کئی ہو جا“ جد کہ سخناں کئی غوت ترجموں ”نیڑے ہونوں“ تے ”دور ہونوں“ دوئے ہو سکیں، مہارا اکثر مترجمین نے رغبت کرنوں ترجموں کیونکہ ہم نے وی اسے ترجمہ اور تفسیر ناں ترجیح دتی ہے⁽⁶⁷⁾۔

اردو ترجمہ: یہ ترجمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دو طرح سے بیان کیا گیا ہے: نکاح کی رغبت رکھنی، اور نکاح سے نفرت کرنی، اس دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دراصل ﴿تَوَغَّبُون﴾ کے بعد لفظ فی یا عن ہونا ضروری ہے جب کہ یہاں ان لفظوں میں سے ایک بھی نہیں تو جس نے فی پوشیدہ مانا، اس نے اس کا ترجمہ رغبت والا کیا اور جس نے عن پوشیدہ مانا اس نے نفرت والا یہ لفظ اسی طرح ہے جس طرح گوجری میں لفظ ”کئی“ ہے جس کے دو مخالف مطلب نکل سکتے ہیں۔ مثلاً میری کئی آ اور کئی ہو جا کے دونوں معنی کہ قریب ہو جا اور دور ہو جا ہو سکتے ہیں ہمارے اکثر مترجمین نے رغبت والا ہی معنی کیا ہے۔ ہم نے بھی اسی ترجمہ و تفسیر کو ترجیح دی ہے۔

جدید نظریات کارد

مفسر موصوف نے جدید نظریات مثلاً قومیت اور وطنیت اور حقوق نسواں کے نام پر بے حیائی وغیرہ کارد کیا ہے۔ مثلاً آیت: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾⁽⁶⁸⁾ (اور جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم سمجھ نہیں سکتے)۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک طرف مفتی فیض الوحید نے فی سبیل اللہ کی احادیث کی روشنی میں توضیح کی تو دوسری طرف وطنیت و قومیت اور دیگر کسی بھی دنیاوی غرض سے جنگ کرنے کو فی سبیل اللہ کے منافی قرار دیا۔ اس ضمن میں قومیت و وطنیت کارد کرتے ہوئے فرمایا: ”ملک تے قوم غایہ بت مچ پراناں ہیں۔ اسلام نے اتوں وی برداشت نہینہ کیونکہ کسے در رعب کہلن واسطے اپنی قوم غوناں لئے۔۔۔ خدا ان نواں بتاں غی پوجا توں ہم ناں بچا وے۔ ع

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے⁽⁶⁹⁾۔

تحویل قبلہ کے حکم پر مشتمل آیت ﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ﴾⁽⁷⁰⁾ (اور جس قبلہ پر آپ تھے اس کو ہم نے اسے صرف اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم دیکھیں کہ کون رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے)۔ کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی فیض الوحید تحریر کرتے ہیں کہ: ”ہن وطنیت تے قومیت غایہ بت ٹہناں منظور تھا اور یہ دیکھنوں تھو جے اپناں دماغ کہڑیا وا انھاں بتاں ناں ٹاہ غے خدا غا حکم ور کون عمل کرے⁽⁷¹⁾۔ (اب وطنیت اور قومیت کے یہ بت گراں مقصود تھے اور یہ دیکھنا تھا کہ اپنے دماغ سے گھڑے ہوئے ان بتوں کو گرا کر کون اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرے گا)۔ ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾⁽⁷²⁾ (اور جب زندہ درگور کی گئی سے پوچھا

جائے گا کہ اسے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسر علام لکھتے ہیں: ”مکتی گل یاہ جے اولادناں قتل تے اس ویلے وہ کیو جا رہو تھوتے آج وی کیو جا رہو ہے۔۔۔ ڈر اس ویلے وی خرچہ غوث تھوتے مسئلہ آج وی اقتصادیات تے معیشت غوث ہے لیکن اس ویلے غا طریقہ ناسب بربریت تے ظلم کہہ نہ ور قتل غاں نواں ”ترقی یافتہ“ طریقہ غوناں آج غا ظالماں تے انصاف حقوق نسواں، آبادی غی ضرورت، تے ہوور خدا جانے کے تہر لیو ہے“ (73)۔

اردو ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ اولاد کا قتل اس وقت بھی کیا جا رہا تھا اور آج بھی کیا جا رہا ہے۔ خوف اس وقت بھی خرچے کا تھا مسئلہ آج بھی اقتصادیات اور معیشت کا ہے لیکن اس وقت کے طریقے کو سب بربریت اور ظلم کہتے ہیں لیکن آج قتل کے ترقی یافتہ طریقہ کو ظالموں نے انصاف، حقوق نسواں، آبادی کی ضرورت اور خدا جانے کیا کیا نکال لیا ہے۔

تفسیری اقوال سے استشہاد

اس تفسیر کی قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اس میں عربی، اردو اور فارسی مفسرین کے اقوال کو مطالب آیات کے بیان میں بطور استشہاد پیش کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ تفسیر گوجری زبان میں بہت سی تفاسیر کی جامع تفسیر ہے۔ تفسیری اقوال کو ذکر کرنے میں انہوں نے بعض مقامات میں ماخذ اور اس کے مصنف کا بھی ذکر کیا جب کہ بعض مقامات پر اجمالاً مفسرین کے اقوال کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ جیسے: فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (74) (اور مسیت تے اللہ ہی غی ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نال کسی غی عبادت نہ کرو)۔ اردو ترجمہ: اور مسجدیں تو اللہ ہی کی ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

مسجد غی اک تفسیر تے مسیت ہی ہے یعنی شرک ہر جگہ حرام ہے ور مسیت جہڑی خاص اللہ ہی غی عبادت واسطے بنی ہے انھاں ماں شرک کرنی تے بہت ہی بڑو جرم ہے۔۔۔ اک تفسیر مسجد غی سجدہ یعنی عبادت کی گئی ہے مطلب یوہ ہے جے عبادت تے نوٹ اللہ تعالیٰ واسطے ہی خاص ہے۔۔۔ حضرت سعید ابن جبیرؓ نے اک تفسیر یاہ وی کی ہے جے مسجد تیں مراد انسان غاویہ، نگو ایہیں جنھاں غے ذریعہ سجدہ کیو جئے۔۔۔ تے مطلب یوہ ہے جے انھاں، نگو اواں نال بس اللہ تعالیٰ آگے ہی سجدہ و ہونوں لوڑیئے کسے غیر اللہ ناں انھاں غے ذریعہ سجدہ نہ کرو! (75)۔

اردو ترجمہ: کی ایک تفسیر مسجد سے کی گئی ہے یعنی شرک ہر جگہ حرام ہے لیکن مسجد جو خاص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنی ہے اس میں شرک کرنا تو بہت بڑا جرم ہے۔۔۔ مسجد کی ایک تفسیر سجدہ یعنی عبادت سے کی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عبادت اور جھکنا خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ حضرت سعید ابن جبیرؓ نے ایک تفسیر یہ بھی کی ہے کہ مسجد سے مراد انسان کے وہ اعضاء ہیں جن کے ذریعے وہ سجدہ کرتا ہے؛ تو مطلب یہ ہے کہ ان اعضاء سے بس اللہ تعالیٰ کے آگے ہی سجدہ کرنا چاہیے کسی غیر اللہ کو ان اعضاء کے ذریعے سجدہ نہ کرو۔

لسانی موازنہ

کئی مقامات میں مفسر علام نے عربی اور گوجری زبان کے درمیان لسانی مماثلت اور مفارقت کی بھی نشاندہی کی ہے۔ جس سے ان کا مقصود گوجری زبان کا عربی سے تعلق ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ گوجری کی دیگر ہمسایہ زبانوں پر برتری اور امتیازی خصوصیات بھی واضح کرنا ہے۔

گوجری زبان کی خصوصیت کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے: مفسر علام لکھتے ہیں:

عربی غویہ لفظ اس شخص واسطے بولیو جے جہڑو قوم تیں کنی ہونے ہونو ہوگیو ہے اس غی کائے اولادوی اسی نہ وہے جنال اس غوناں دنیاں زندورہ سکے، خاصطور در کوئے پوت نہ وہے۔ اردو ماں اس غوتر جموں ”بے نام و نشان“ تے ”پیچھا کٹا“ وغیرہ کریں۔ ورسبحان اللہ! مھاری گوجری تے پہاڑی بولی ماں بالکل یوہی لفظ ذری تبدیلی نال تقریباً اسے معنی ماں ”اوتر“ استعمال وہے⁽⁷⁶⁾۔

اردو ترجمہ: عربی میں یہ لفظ ایسے شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو قوم سے الگ تھلگ ہو کر رہے اور اس کی اولاد بھی نہ ہو جس کی بناء پر اس کا نام زندہ رہے خاص طور پر وہ جس کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ اردو میں اس کا ترجمہ بے نام و نشان اور دم کٹا مستعمل ہے لیکن سبحان اللہ میری گوجری اور پہاڑی زبان میں یہی لفظ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ”اوتر“ مستعمل ہے۔ جس سے تقریباً فوراً ہی مکمل معنی سمجھ میں آ جاتا ہے۔

گوجری اور عربی میں لفظ ”صبر“ کے مدلول اور معنی کے فرق کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گوجری ماں تے حالات غے اگے سرسٹ لین غوناں صبر ہے جد کہ عربی ماں حالات غوڈٹ غے مقابلہ کرن غوناں صبر ہے۔ قرآن پاک ماں صبر بول غے ترے چیز مرادویں۔ (گوجری میں تو حالات کے آگے سر تسلیم خم کر لینا صبر ہے جب کہ عربی میں حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا نام صبر ہے اور قرآن مجید میں صبر بول کے تین چیزیں مراد ہیں۔)۔⁷⁷

دونوں زبانوں میں صبر کے معنی میں اس فرق کے بیان سے ایک طرف تو دو زبانوں کے درمیان فرق کی توضیح ہوئی جب کہ دوسری طرف اس سے مشکل حالات میں گوجر قوم کی کیفیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔

تعبیرات، محاورات اور اشعار کا استعمال

مفتی فیض الوحید نے تفسیر میں جا بجا گوجری کی بے تکلف تعبیرات، محاورے اور اشعار کا استعمال کیا ہے۔ جس سے ان کے گوجری ادب کے ذوق اور مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ اس سلسلہ کی چند ایک مثالیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں: سورہ بقرہ آیت ۸ کے ضمن میں منافقین کے بارے میں فرمایا:

ہن ان فراڈی ڈروکل کافراں غویان ہے جہڑا تھاتے پکا کافروردنیا غافاندہ پچھے مسلماناں ناں دسن واسطے
چھڑو زبانوں زبانی کلمو پڑھیں تھاسرا غالوکان ناں شریعت ماں منافق کیسو جئے یہ من غاکالاتے تن غاچٹا
جج ہی خطرناک کافرہیں تیں تے انھاں غویان پورا اک رکوع ماں بڑی تفصیل نال آہو ہے⁽⁷⁸⁾۔
قرآن کی مثل لانے کے چیلنج پر مبنی آیت کی تفسیر میں فرمایا:

اللہ اکبر! یہ بنگار کائے معمولی بنگار نہیہ تھی اس نال عرب غا بڑاں بڑاں شاعران غیں پگ ہل گئیں تھیں
جنھاں نے ان توڑی ساری قوم کولوں اپنی ذہانت تے قابلیت غوسکو منوایو و تھو وہیہ کسر اچپ رہتا انھاں ناں
جج مرد لگا، بڑاں بڑاں کھڑ پیچھاں تے رل غے مغز کھپائی کی ور کجھ وی حاصل نہیہ ہو و و اج سو اچو داں سو سال
لنگ گیا و قرآن غا مقابلہ ماں ساری دنیا غا منکر رل غے اک آیت بنان غی ہمت وہ نہیہ کر سکیا⁽⁷⁹⁾۔

ذری اپناں وجود و رہی غور کرو! تم کجھ نہیہ تھافراس نے تمنان زندگی بخشی، فروہ ہی موت دیئے تے مرن تیں پچھے
زندہ وی وہی کرے غوتے چھیکڑ جانوں وی اسے کولے ہے فرتم کس منہ نال کفر کریں!! یہ تے جج ہی حیرانگی تے تعجب غی گل
ہے⁽⁸⁰⁾۔

سورہ بقرہ آیت ۳۰ کی تفسیر میں مفسر نے فرمایا: ”جے اے انسان! توں تے تیرا رب نے اشرف المخلوقات بنا
یو تھو،

توں زمین ماں اپنوں خلیفہ بنانے لور یو تھو فرمتاں فئے منہ، تیں یوہ اچور تبو چھوڑ دتو تے توں اپنی ماتحت مخلوق غو غلام بن غے
انھاں ناں ہی پوجن لگ پیو! توں اپنی زندگی غا مقصد ناں تے پہل ہی گیتو تھو و تیں تے اپنوں مقام اور رتبہ وی پہلا چھوڑ یو!
تو اگر میرا نہیں بتا ہے تو نہ بن اپنا تو بن“⁽⁸¹⁾۔

بنی اسرائیل نے من و سلوی جیسے بلا محنت کھانے سے انکار کیا تو اس پر انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! سچ کیسو کسے
نے جے ”مفت غی نعمت پچتیں نہیہ“⁽⁸²⁾ (سبحان اللہ! کسی نے سچ کہا کہ مفت کی نعمت موافق نہیں آتی یا ہضم نہیں ہوتی)۔
یوسف علیہ السلام کی مشکلات کے خاتمہ کے بیان میں غالب کا یہ شعر لکھا:
سفینہ جب کنارے آگیا غالب خدا سے کیا جو رنا خدا کیسے⁽⁸³⁾۔

سبحان اللہ! یہ یہودی اور عیسائی تے فرسو کر غے اہل کتاب کہو اویں تھ، عرب غا مشرک جنھاں نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام غا بنایا و اخانہ کعبہ مان ترے سو سٹھ بت رکھیا و اتھا وہیہ وی اپناں آپ ناں ابراہیمی ہی کہو اویں تھ، خوب کیسو کسے کہن
آلانے ”چج تے بولیو ہی تھو ستر کھڑاں آلی چھانی وی بول پئی“⁽⁸⁴⁾۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت کے نتیجے میں صحابہ کرامؓ دوسروں کے لیے ہادی و رہبر بن گئے اس کے ضمن میں یہ شعر ذکر کیا:

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا⁽⁸⁵⁾۔

مصادر تفسیر

اس تفسیر میں جن مصادر سے استفادہ کیا گیا ان میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

تنویر المقیاس، تفسیر جامع البیان عن تاویل آی القرآن، تفسیر کشاف ۴۔ تفسیر القرآن العظیم، تفسیر البیضاوی مفتاح الغیب (التفسیر الکبیر)، معالم التنزیل از بغوی، احکام القرآن از علامہ قرطبی، روح المعانی، تفسیر الجلالین، تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی، تفسیر فتح العزیز، صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، مسند بزار (الحجر الزخار)، مصنف عبد الرزاق، سنن دار قطنی، فتح الباری از حافظ ابن حجر عسقلانی، جیوش انسائیکلو پیڈیا وغیرہ بہت سے مصادر سے اس تفسیر میں استفادہ کیا گیا ہے۔

نتائج تحقیق

مندرجہ بالا مطالعے کا ماحصل یہ ہے کہ:

- ۱۔ برصغیر میں علاقائی زبانوں میں قرآن مجید کے مطالعات اور خاص کر تراجم و تفاسیر کی تدوین کی تاریخ بہت قدیم نہیں ہے۔ علاقائی زبانوں میں اسلامی دینی ادب اور خاص طور پر قرآن مجید کے مطالعات کا رجحان انیسویں صدی کے نصف آخر میں شروع ہوا۔ معاصر تحقیقات کے مطابق پاک و ہند کی علاقائی زبانوں میں نہ صرف تراجم و تفاسیر لکھی گئیں بلکہ اردو زبان کی کئی معروف تراجم و تفاسیر کے تراجم بھی علاقائی زبانوں میں وجود میں آئے۔
- ۲۔ علاقائی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر سے جہاں قرآن مجید کا پیغام عام آدمی تک پہنچا وہیں اس سے ان عام زبانوں کو ایک مستقل ادب کی حیثیت سے وسعت اور بقا بھی ملی۔
- ۳۔ برصغیر کی علاقائی زبانوں میں گوجری زبان ان زبانوں میں سے ہے جن میں قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر لکھی گئیں ہیں۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر تراجم و تفاسیر طباعت کے مراحل سے نہیں گزرے۔
- ۴۔ گوجری زبان میں سب سے پہلی مکمل مطبوعہ تفسیر ”تفسیر فیض المنان“ ہے۔ جس میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔ یہ تفسیر مع ترجمہ بڑے سائز کی ایک جلد پر مشتمل ہے۔
- ۵۔ مفسر کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے غیر مسلم اور مسلم کمیونٹی کو دین کی دعوت کے لیے قرآن مجید کو مرکزی حیثیت دی اور اسی تصور کے تحت انہوں نے یہ تفسیر لکھی۔ مفسر علام کے مطابق گوجری زبان میں اس تفسیر کے لکھنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ گوجری زبان میں اس سے پہلے کوئی تفسیر موجود نہیں تھی۔
- ۶۔ گوجری زبان بولنے والوں کے لیے اس تفسیر میں تمام بنیادی تفسیری پہلوؤں کو آسان اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

ے۔ گوجری زبان میں قرآن مجید کے کلامی، فقہی، لغوی اور بلاغی مباحث کو بیان کرنے کے ساتھ کئی مقامات پر اپنی ماں بولی گوجری کی خاص تعبیرات کے ساتھ گوجری زبان کی خصوصیات اور عربی کے ساتھ اس کی مماثلت کی توضیح کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1۔ الموسوعۃ القرآنیۃ کی فہرست میں ساٹھ بین الاقوامی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ موجود ہے۔ دیکھیے: <https://quranpedia.net/translations> Accessed on 25-11-2022.
There are sixty International languages in which translation of the Holy Quran is enlisted on the site of quranpedia. See: <https://quranpedia.net/translations> Accessed on 25-11-2022.
- 2-Tariq Rahman, Islamic Texts in the Indigenous Languages of Pakistan 40, no.3(spring 2001): 47.
- 3۔ اردو زبان کو نکال کے باقی سولہ زبانوں میں ملایالم، بنگالی (ان دو زبانوں میں تراجم قرآن کا تناسب باقی علاقائی زبانوں میں سب سے زیادہ ہے)، ہندی، تامل، پنجابی، سندھی، گجراتی، نیلوگو، کشمیری، کنادہ، مرٹھی، آسامی، سنسکرت، نیپالی، اوڈائی، مانیپوری، بوڈو، اس کے علاوہ چار زبانوں ڈوگری، کونکانی، میتھلی اور سانٹھالی میں تراجم قرآن کو دریافت کرنے کی ابھی ضرورت ہے۔ دیکھیے: Sajid Shaffi, Qur'an Translations in Indian Regional Languages: A Bibliography, Aligarh Muslim University: Aligarh Journal of Quranic Studies, 1:1(2018), 143.
Sajid Shaffi, Qur'an Translations in Indian Regional Languages: A Bibliography, Aligarh Muslim University: Aligarh Journal of Quranic Studies, 1:1(2018), 143.
- ڈوگری زبان میں دو تراجم موجود ہیں ایک ان میں سے عذرا چوہدری کا لکھا ہوا ہے جب کہ دوسرا ترجمہ جماعت احمدیہ کے اہتمام سے کم ہوا ہے۔ اس فہرست میں قرآن مجید کے انہی مطالعات کی فہرست پیش کی گئی ہے جو آئینی طور پر منظور شدہ ہیں۔ اس لیے ان زبانوں کے علاوہ دیگر چھوٹی زبان میں بھی مطالعات قرآنی کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔
Excluding Urdu these sixteen languages are: Malayalam, Bengali (these two have higher rating in Qur'an Translation), Hindi, Tamil, Punjabi, Sindhi, Gujarati and Telugu, Kashmiri, Kannada, Marathi, Assamese, Sanskrit, Nepali, Odai and Manipuri. Besides theses, translations in Bodo, Dogri, Konkani, Maithili and Santhali are yet to be explored-if there are translations done/available. See: Sajid Shaffi, Qur'an Translations in Indian Regional Languages: A Bibliography, Aligarh Muslim University: Aligarh Journal of Quranic Studies, 1:1(2018), 143.
- Two translations in Dogri are also availbale; one is authored by Azra Chaudhry while the other is published by Jamat e ahmedia. Since this study revolves only around the the translations available in Indian constitutionally approved languages, the possibility of the translations in other languages can not be denaied.
- 4 -Dr. R.P.Khatana, Gojari Language and Identity in Jammu and Kashmir, <http://www.koshur.org/Linguistic/5.html>. Accessed on 15-11-2022.
- 5 -Grierson, G.A, The Indo-Aryan Vernaculars, : 247:81, Masica C.P, The Indo-Aryan Languages(Cambridge: Cambridge University Press 1991), 48.
- 6۔ Masica کے ہاں گوجری دردی نہیں ہے اور نہ ہی یہ وسطی ایشیائی زبانوں میں سے ہے بلکہ اس کی اصل راجستھانی (میواتی) زبان سے ملتی جلتی معلوم ہوتی ہے۔

(Masica C.P, The Indo-Aryan Languages(Cambridge: Cambridge University Press 1991), 48).
According to Masica Gojari is neither a Dardic nor is it from the Central Asian languages rather it is Rajistani(Mevati) in its origin.

7۔ موتی لال ساقی، گوجری زبان و ادب، مشمولہ ڈاکٹر صابر آفاقی، گوجری زبان و ادب، لاہور: مکتبہ جمال، ۲۰۱۰ء، ۱۲۸-۱۲۱۔
Moti Lāl Sāqī, *Gojri zubā o Adab*, Edit.(Lahore: Maktab Jamāl, 2010), 128-141.

8۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، گوجری زبان و ادب، (یونٹ ۹، پنجابی، پہاڑی، گوجری: زبان و ادب) (اسلام آباد: شعبہ پاکستانی زبانیں و ادب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ط ۱، ۲۰۰۴ء) ۳۲۸۔
Dr. Sābir Afāqī, *Gojri Zubān o Adab*(Unit 9, *Punjābī, Pahārī, Gojri: Zubān o Adab*)(Islamabad: Department of Pakistani Languages and Literature, Allama Iqbal Open University, edition 1, 2004), 328.

9۔ ڈاکٹر رفیق انجم، گوجری ادب کی سنہری تاریخ، جدید گوجری مصنفین (سرینگر: جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کچھرا اینڈ لیٹریچر، ۲۰۰۷ء) ۲۲۶۔
Dr Rafique Anjum, *Gojri Adab kī Sunahrī Tarīkh, Jadīd Gojri Musannifin*(Srinagar: Jammu o Kashmir Academy of Art, Culture and Languages, 2007), 226.

10۔ مترجم کے بارے میں یہ معلومات ان سے خط و کتابت کے ذریعے حاصل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ملاحظہ کیجیے :-
(Dr Rafique Anjum, *Gojri Adab kī Sunahrī Tarīkh, Jadīd Gojri Musannifin*, 224).

Author's biography is based on correspondence with him. See also:
(Dr Rafique Anjum, *Gojri Adab kī Sunahrī Tarīkh, Jadīd Gojri Musannifin*, 224).

11۔ سورہ ق، ۵۰:۴۵۔

Surah Quaf, 50: 45.

12۔ خلیل الرحمن قاسمی برنی، مفسر قرآن اور داعیِ گبیر۔ مفتی فیض الوحید کشمیری،
<https://www.baseeronline.com/archives/148387> Accessed on 26-11-2022.
Khalil ur Rahman Qasīmī Barnī, *Mufasssīr e Qur'ān aur Da'īy e Kabīr*, Muftī Faiz al-Wahīd Kashmirī, <https://www.baseeronline.com/archives/148387> Accessed on 26-11-2022.
(i)<http://www.muftifaizulwahid.com/mufti-faizul-wahid-sahab-db/> accessed on: 01-03-2017. (ii)<http://www.muftifaizulwahid.com/mufti-faizul-wahid-sahab-db/>. accessed on: 01-03-2017.

اور ملاحظہ کیجیے: ڈاکٹر رفیق انجم، گوجری ادب کی سنہری تاریخ، جدید گوجری مصنفین، ۲۲۷۔
And see: (Dr Rafique Anjum, *Gojri Adab kī Sunahrī Tarīkh, Jadīd Gojri Musannifin*, 247.

14. <https://www.baseeronline.com/archives/148293> Accessed on 26-11-2022.

15۔ عاقب انجم عانی، مفتی فیض الوحید: قرآن کریم کے عظیم مفسر
Aqib Anjum 'Afī, Muftī Faiz al-Wahīd Kashmirī, *Qur'ān e Karīm key Azīm Mufasssīr*,
<https://www.baseeronline.com/archives/148285> Accessed on 26-11-2022.

16۔ خلیل الرحمن قاسمی برنی، مفسر قرآن اور داعیِ گبیر۔ مفتی فیض الوحید کشمیری،
<https://www.baseeronline.com/archives/148387> Accessed on 26-11-2022.

Khalil ur Rahman Qasīmī Barnī, *Mufasssīr e Qur'ān aur Da'īy e Kabīr*, Muftī Faiz al-Wahīd Kashmīrī,

17 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۳۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *taqdimah*, Tafsīr Faiz al-Mannān, 2-3.

18 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۳۔ اس کی بے شمار مثالیں اس ترجمہ و تفسیر میں موجود ہیں مثال کے طور پر سورۃ ہود کی آیت: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فَنِي النَّارِ لَمْ يَفِيَّهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ (سورۃ ہود، ۱۱: ۱۰۶) کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا: تے ویہہ لوک جسرا کہ بد نصیب ویں غاویہہ دوزخ ماں ویں غا جت انھاں غی چینک پکار پئی رہ غی۔ (فیض المنان، ص: ۳۷۱) جبکہ حاشیہ میں آیت مذکور کے الفاظ۔ ﴿فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ کے معانی: ”جت ڈانکتا بڑوکتا ویں غا“ کے الفاظ سے بیان کیے ہیں (فیض المنان، ص: ۳۷۱)۔ دیگر مثالیں ملاحظہ ہوں: فیض المنان، ص: ۲۷۶، ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰ یہ منہج مذکور تفسیر کے ہر تقریباً صفحے پر دیکھا جاسکتا ہے۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Taqdimah*, Tafsīr Faiz al-Mannān, 3. Many instances of this sort in this Tafsir. For example the verse: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فَنِي النَّارِ لَمْ يَفِيَّهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ (Sūrah Hūd, 11:106) is translated underneath the text as:

(see: Faidh ul mannan: 371) where as the conjunction compound at the end of the said verse is translated in the footnote as: ”جت ڈانکتا بڑوکتا ویں غا“ see same sort of the instances: Tafsīr Faiz al-Mannān, pages: 276, 366, 368, 369, 370 and this methodology of the Molānā Faiz can be observed on every page of this Tafsir.

19 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۲۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 32

20 - سورۃ ہود، ۱۱: ۱۰۶۔

Sūrah Hūd, 11:106

21 - فیض المنان، ص: ۳۷۱۔

Faiz al-Mannān, 371.

22 - سورۃ البقرۃ، ۲: ۱۳۸-۱۳۹

Sūrah al-Baqarah, 2:138-39.

23 - فیض المنان، ص: ۳۲۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 32

24 - سورۃ العصر، ۱۰۳: ۱-۳۔

Sūrah al-'Asr, 103-1-3.

25 - ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی، ترجمات معانی القرآن الکریم (مکتۃ المکرمة: رابطۃ العالم الاسلامی، ط ۱، ۱۴۱۷ھ) ۱۳-۱۴۔

Dr. 'Abdullah 'Abbas Nadvī, *Tarjamāt Ma'ani al-Qur'ān* (Makkah al-Mukarramah: Rabita al-Islāmī, 1417AH), 13, 14.

26. Muhammad Asad, *Muqaddimah Tarjamah Ma'ani al-Qur'ān*, 18. Ismā'il Rājī al Fārūqī, Towards Islamic English (Riyadh: International Islamic Publishing House, 4th Edition, 1995), 11.

27 - ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی، ترجمات معانی القرآن الکریم، ۱۳-۱۴۔

Dr. 'Abdullah 'Abbas Nadvī, *Tarjamāt Ma'ani al-Qur'ān*, 13-14.

28 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۲۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Taqdimah*, Tafsīr Faiz al-Mannān, 2.

29۔ سلمان فارسیؓ کی طرف منسوب یہ روایت بعض فقہاء جیسے سرخسی نے مبسوط میں (۳/۱)، امام نووی نے المجموع شرح المہذب میں (۱۲/۲۳۷) و بدر الدین عینیؒ نے البیانہ شرح الہدایہ (۱۲/۲۳۷) اور شربلانی نے النسخۃ القدسیہ میں ذکر کی ہے۔ اس روایت کے مطابق فارس کے کچھ لوگوں نے سلمان فارسیؓ سے سورۃ الفاتحہ کے فارسی میں ترجمے کا مطالبہ کیا۔ (تو سلمان فارسیؓ نے اہل فارس کے لیے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ کیا۔ تو اہل فارس وہ نماز میں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی زبانیں عربی زبان کے لیے مانوس ہو گئیں۔ اور بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے صرف تسمیہ کا ترجمہ کیا سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ نہیں کیا۔ اس روایت کے بارے میں محمد عبد العظیم زر قانی نے مجہول اور بلا سند قرار دیا ہے۔ (محمد عبد العظیم زر قانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن (بیروت: دار الفکر، ط ۱، ۲۰۰۴ء)، ۱۱۵۔

This tradition is ascribed to Salmān Fārsī (RA) by Sarkhasī in his *Mabsūt*, Imām Novavī in his *al-Majmūʿ (Sharh al-Muhazzab)*, Badr ud Dīn in *al-Banāyah (Sharh al-Hidāyah)* and Sharrumbalāī in *al-Nafkha al-qudsiyyah*. According to this tradition when some people of Persia asked Salmān to translate *Sūrah al-Fāthiha* for them in Persian, he translated for them *Surah al-Fāthiha* so they used to recite it in their prayers till that their tongues have gone on to the Arabic language. According to some other traditions he translated *Tasmiah* only rather than *Sūrah al-Fāthiha*. Muhammad 'Abdul 'Azim Zurqanī, *Manahi al-'Irfān fī 'Ulūm al- Qur'ān* (Beirut: Dar al fikr, 1, 2004), 115.

30۔ مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۳۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān*, 2.

31۔ عابد حسین رحمانی و مفتی فیض الوحید، فیض المنان تفسیر القرآن الحکیم بزبان گوجری (بٹھنڈی جموں و کشمیر: ادارہ مرکز المعارف بٹھنڈی، ۲۰۰۴ء۔

'Abid Hussain Rahmani wa Muftī Faiz ul Wahīd, *Faiz al-Mannān Tafsīr Al- Qur'ān Al-Hakīm ba Zubān e Gojri* (Bathandī Jammu o Kashmir: Idara Markaz al-Ma'arif Bathandī 2004).

32۔ حافظ محمد امین خان المدنی، التوضیح والبیان لآیات القرآن (جموں و کشمیر: جمعیت اہل حدیث۔ ۲۰۰۵ء)۔

Hāfiz Muhammad Amīn al-Madnī, *al-Taudhīh wa al-Bayān liāyāt Al- Qur'ān*, Jammu o Kashmir, Jami'at ahl e Hadīth, 2005.

33۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، گوجری زبان و ادب (لاہور: مکتبہ جمال، ۲۰۱۰ء)، ۱۷۳۔

Dr. Sābir Āfāqī, *Gojri Zubān o Adab* (Lahore: Maktaba Jamāl, 2010), 173.

34۔ مولوی فقیر محمد (م ۲۰۰۸ء)، ترجمہ قرآن بزبان گوجری نسخہ خطی مخزنہ عبد اللہ لائبریری چوڑچوک راولپنڈی۔

Muhammad, Maulavī Faqīr. *Tarjumah-i Qur'ān ba Zabān-i Gojari*, Unpublished Manuscript. Rawalpindi: 'Abd Allah Library, 34/400, F Lane, no. 17-A, Chauhar Harpal, Pishawar Road.

35۔ بشیر احمد قمر، انعام الرحمن، نسخہ در ملکیت مترجم مقیم مظفر آباد۔

Bashīr Ahmad Qamar, *In'ām ur Rahmān*, Manuscript in the custody of the Translator in Muzaffarabad Azad Jammu & Kashmir.

36۔ <https://lazawal.com/?p=74120>. Accessed on 01-12-2022.

37۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیق انجم نے اس عظیم کام کو کرونا وائرس میں تھمی ہوئی زندگی کے ایام میں ایک اہم سرگرمی کے طور پر انجام دیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے:

<https://ummat.news/2022/07/16/8620> accessed on December 11, 2022.

Prof. Dr. Rafiq Anjum has carried out this great work amidst the standstill life during the Covid Virus as an important activity. See for details:

<https://ummat.news/2022/07/16/8620> accessed on December 11, 2022.

- 38 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۳۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 3.
- 39 - عبد الرحمن، تفسیر فیض المنان میں مولانا فیض الوحید کے منہج و اسلوب کا تحقیقی مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل (اسلام آباد: شعبہ قرآن و تفسیر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۲۰۱۹ء)، ۳۶۔
- 'Abd ur Rahman, *Tafsīr Faiz al Mannān mien Molana Faiz ul Wahīd key Manhaj o 'uslūb ka Tahqīqī mutāla'ah*, M.phil Thesis (Islamabad: Department of Quran and Tafseer, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2019), 36.
- 40 - گوجری زبان بولنے والوں کے درمیان حرف اضافت باعث نزاع ہے۔ بعض اسے اردو زبان کے حرف اضافت ہی کی طرح "کا" کے "کی" لکھتے اور بولتے ہیں جبکہ بعض اسے "غا" "غے" "غی" تحریر کرتے اور بولتے ہیں۔ اس اختلاف کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مفسر نے جہاں "غا" "غے" "غی" بولنے والوں کی رعایت کی ہے وہاں دوسرے الفاظ جیسے: کر چھوڑے غو، کھا چھوڑے غو لکھا ہے۔ تاکہ دونوں گروہوں کا ایکٹ ایکٹ مقام پر لحاظ رکھا جائے۔ (دیکھیے: فیض الوحید، مفتی، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۵)۔ مولوی فقیر محمد گوجری میں قرآن کے مترجم اور سیرت نگار نے اس اختلاف کے بارے میں لکھا: بعض لوگ "غا" "غے" "غی" کی جگہ "کا" "کے" "کی" اور "واں" کی جگہ "ماں" بولتے ہیں اور اسے ہی معیار ٹھہراتے ہیں حالانکہ تھوڑے فاصلے سے زبان کے لب و لہجے کی تبدیلی کے قاعدے اور اصول کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کا اصرار بلا جواز ہے اور مزید یہ کہ یہ کوئی ایسا اعتقادی مسئلہ بھی نہیں کہ جس کے کرنے یا نہ کرنے سے کفر لازم آجائے گا۔ (دیکھیے: فقیر محمد، مولوی، تاریخ گوجری زبان، ص: ۲۰)۔
- Translation of agent preposition (of *kā/ghā, key/ghey, gī/kī*) in *Gojri* is a bone of contention among *Gojri* scholars. Some write and articulate it like the letter of the Urdu language "*Kā*" "*Key*" "*Kī*" while others write it as *ghā, ghey, gī* and This difference can be estimated from the fact that where the Molana Faiz al Wahīd has made an exception for those who speak *ghā, "ghey", "gī"*, there are other words such as: *kar chorey gho, kha chorey gho*. It is written. So that both groups are considered at one point. Maulvi Faqīr Muhammad, the translator of the Qur'an and *Sirah* Writer, commented on this difference: Some people use *ghā, "ghey", "gī"* instead of *kā, key, kī* and "*man*" instead of and "*wan*" and consider it as the standard, although their insistence is unwarranted, keeping in mind the rules and principles of fluctuation in the dialect of the language from a short distance, to insist on the one is unnecessary; for this is not a matter of faith by doing that or not doing, disbelief occurs.
- 41 - ملاحظہ کیجیے: فیض الوحید، مفتی، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۴-۵۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 4-5.
- 42 - مفتی فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان،
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 3.
- 43 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۱۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 1.
- 44 - مولانا فیض الوحید، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۴۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 4.
- 45 - فیض الوحید، مفتی، مقدمہ تفسیر فیض المنان، ص: ۴۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, Taqdimah, Tafsīr Faiz al-Mannān, 4.
- 46 - سورۃ النساء، ۴: ۶۹۔

47۔ مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۲، مزید مثالیں ملاحظہ کیجئے: ”فیض المنان“، ص: ۲، ۹، ۳۹، ۳۲، ۴۰، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۵۰۔

48 - سورة الكوثر، ١٠٨: ١ - ٣ -

49 - محمد بن عيسى ترمذی، سنن ترمذی، تحقیق: ابراهيم عطوة، مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، ١٣٩٥هـ، ١٩٧٥ء، ابواب التفسير، باب ومن سورة الكوثر، حديث نمبر: ٣٣٦١.

50۔ مزد دیکھئے: مولانا فیض الوحید، تفسیر فیض المنان، ص: ۱۶۔

51 - سورة البقرة، ٢: ٢٢٦-٢٢٧.

52۔ مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۵۵۔

53 - سورة المائدة، ٥: ١٣٣-

54۔ دارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد (م ۳۸۵ھ)، سنن الدارقطنی، تحقیق: شعب الارنؤوط و دیگر (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ط: ۱، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)۔ ۱: ۳۳۵۔ شعب الارنؤوط کے مطابق یہ حدیث ثقہ راویوں پر مشتمل ہے لیکن یہ عبداللہ بن عمرؓ پر موقوف ہے فرمایا: رحالہ کلہم ثقافت والصواب موقوف۔ مطلب یہ ہے کہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے۔

55 - إمام بن عمرو بن عبد الحلق، أبو بكر البزار (م ٢٩٢هـ)، مسند البزار (البحر الزخار)، تحقيق: محفوظ الرحمن زين الله، المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم، ط: ١، ٢٠٠٩هـ، ج: ٣، ص: ٢٢١، اس معني كى حديث ابن ماجه ميس ملاحظه كيجي: أبو عبد الله محمد بن يزيد القرويني ابن ماجه، (م ٢٤٣هـ)، سنن ابن ماجه، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي الناشر: دار إحياء الكتب العربية- فيصل عيسى البابي الحلبي، كتات الطباره، باب: باب فى التيمم ضربتين. ح: ٥٤١- نيشاپورى الحاكم محمد بن عبد الله، المعروف بابن البيع (م ٤٠٥هـ) المستدرک علی الصحیحین، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، بيروت: دار الكتب العلمية، ط: ١، ١٤١١هـ، ١٩٩٠هـ، ج: ١، ص: ٢٨٤-

AL-USWAH Research Journal (Vol.2, Issue 2, 2022: July-December)

- 56 - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن بلال شیبانی (م ۲۴۱ھ) مسند الإمام احمد بن حنبل، تحقیق: شعیب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون مؤسسة الرسالة، ط ۱، ۱۴۲۱ھ، ج ۳۰، ص: ۲۶۰۔
- Ahmad bin Hambal, *Musnad* ed. Shu'aib al-'arna' ut 'dil Murshid and other(Beirūt: Mu'assasa al-Risālah, 1424/2004), 1:325.
- 57 - مولانا فیض الوحید، تفسیر فیض المنان، ص: ۱۳۵۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 135.
- 58 - سورة الكوثر، ۱۰۸: ۱-۳۔
- Sūrah al-Kauthar, 108:1-3.
- 59 - مولانا فیض الوحید، تفسیر فیض المنان، ص: ۹۵۸۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 958.
- 60 - سورة البقرة، ۲: ۱۸۴۔
- Sūrah al-Baqarah, 2:184.
- 61 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۱۴۳۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 143.
- 62 - سورة البقرة، ۲: ۱۲۲۔
- Sūrah al-Baqarah, 2:122.
- 63 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۲۸، مزید دیکھیے: ص: ۳۹، ۲۸۰۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān* 27. See more: 7, 39, 280
- 64 - سورة الفاتحة، ۱: ۶۔
- Sūrah al-Fātihah, 1:6.
- 65 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۲۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 2.
- 66 - سورة النساء، ۴: ۱۲۷۔
- Sūrah al-'Nisa', 4:127.
- 67 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۱۵۵۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 155.
- 68 - سورة البقرة، ۲: ۱۵۴۔
- Sūrah al-Baqarah, 2:154.
- 69 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۷۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 37.
- 70 - سورة البقرة، ۲: ۱۴۳۔
- Sūrah al-Baqarah, 2:143.
- 71 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۳۔
- Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 33.
- 72 - سورة التکویر، ۸۱: ۸-۹۔
- Sūrah al-Takwir, 81:8-9.
- 73 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۹۶۴، اسی مضمون کو دیکھیے: ۹۳۵-۹۵۴۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 964. Same theme can be studied in p: 454 and 935.

74 - سورة الجن، ۷۲: ۱۴۔

Sūrah al-Jin, 72:14.

75 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۹۱۵، مزید مثالوں دیکھیے: فیض المنان، ص: ۹، ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۴۳، ۵۳۲، ۹۱۱، ۹۱۶، ۹۱۸، ۹۲۳۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 915, for more examples of same theme see: 9, 3, 12, 16, 24, 43, 532, 911, 916, 918, 923.

76 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۹۶۲-۹۶۳، مزید دیکھیے: ص: ۳۷۱۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 962-963. See more: 371.

77 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۶۱۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 36.

78 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۴۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 4.

79 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۷۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 7.

80 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۴۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 4.

81 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۸۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 8.

82 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۱۴۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 14.

83 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۸۹۔ شعر کے لیے دیکھیے: مرزا غالب، کلیات غالب، مرتبہ نظامی بدایونی (بدایوں: نظامی پریس، ۱۹۲۳ء)، ص: ۹۸۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 389. And for poetry see: Mirzā Ghālib, Kuliyyāt e Ghālib, ed. Nizāmī Badāyūnī (Badāyūn: Nizāmī Press, 1923), 98.

84 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۱۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 31.

85 - مولانا فیض الوحید، فیض المنان، ص: ۳۱۔ مذکور عنوان کی دیگر مثالوں کے لیے دیکھیے: فیض المنان، ص: ۲۵۰، ۲۵۱، ۴۱۰، ۴۳۰۔

Molānā Faiz al-Wahīd, *Tafsīr Faiz al-Mannān*, 31, See for more instances: 250, 251, 410, 930.